83575- یتیم کے مال کو تجارت میں لگانا

سوال

میرے پاس ایک بیوہ آئی اور بطور امانت میرے پاس کچھ رقم رکھی تا کہ بوقت ضرورت اس کے کام آسکے، یہ مال اس کے یتیم بچوں کا ہے، لیکن مجھے یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ کہیں اسے زکاۃ ہی نہ کھا جائے جیسا کہ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے بتایا ہے.

یہ علم میں رہے کہ اس نے یہ مال تجارت میں لگانے کا نہیں کہا، اور اگر میں ایسا کروں تو میرے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں میں یہ مال رکھوں تو کیا ایسا کرنے میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اس مال کی سرمایہ کاری نہ کرنے اور اسے تجارت میں نہ لگانے میں آپ پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ آپ نے یہ مال حفاظت کے لیے بطور امانت اس سے لیا ہے، تو آپ پر اس کی حفاظت کرنا اور طلب کرنے پر اس کے مالکوں کے سپرد کرنا واجب ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا اللہ تعالی تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکوں کے سپرد کردو}. النساء (58).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تم امانت اس کے سپرد کرو جس نے امانت تمہارے پاس رکھی ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1264) سنن ابو داود حدیث نمبر (3534) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

آپ کو چاہیے کہ آپ اس بہن کو یہ نصیحت کریں کہ اس مال میں زکاۃ واجب ہوتی ہے، اور اگر اسے تجارت میں نہ لگایا گیا اور اس کی سرمایہ کاری نہ کی گئی تو اسے زکاۃ کھا جائیگی.

یہاں ہم متنبہ کرتے ہوئے ایک حدیث کی
طرف اشارہ کرتے ہیں :

"خبردار جو کوئی بھی کسی یتیم کا
ولی بنے اور اس یتیم کا مال بھی ہو تو وہ اس مال کی تجارت کرے ، اور اسے ویسے ہی نہ
چھوڑ دے کہ اسے زکاۃ کھا جائے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (641) اس حدیث
کو علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ترمذی میں ضعیف قرار دیا ہے .

لیکن اس حدیث کا معنی اور مفہوم صحیح
اور واضح ہے ؛ کیونکہ یتیم کا مال بھی دوسرے اشخاص کے اموال کی طرح ہی ہے ، جب یہ مال
زکاۃ کے نصاب کو پہنچے اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں بھی زکاۃ واجب ہوتی ہے ،
اور اگر اسے تجارت میں نہ لگایا جائے اور اس کی سرمایہ کاری نہ کی گئی ہو تو پھر ہر
برس اس میں سے زکاۃ نکالی جائیگی جو اس میں نقص کا باعث بنے گا .

اور یہ چیز عمر رضی اللہ تعالی عنہ
کی کلام سے ثابت ہے ان کا فرمان ہے :

"یتیموں کے اموال کی تجارت کرو تا
کہ اسے زکاۃ نہ کھا جائے "

اسے دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا
ہے ، اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے .

واللہ اعلم .